از عدالتِ عظمیٰ

نونیت راجن واسن

بنام

یونین آف انڈیا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ، 1996

[بی پی جیون ریڈی اور ایم کے مکھرجی]

قانون ملازمت:

انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد، 1954: قاعدہ 9 - انڈین پولیس سروس (ریگولیشن آف سنیارٹی) قواعد، 1954: قواعد 3(3)(b) اور 4/، انڈین پولیس سروس (ترقی کے ذریعے تقرری) ریگولیشن 1965 - انڈین پولیس سروس سے تعلق رکھنے والا پولیس افسر - ترقی دہندہ - عطا نہیں کیا گیا - ٹریبونل کی طرف سے ہدایت - افسر کو سینئر پیمانے پر ترقی دی گئی - چیلنج پر، ٹریبونل ایک یاداشت پر انحصار کرتا ہے، ترقی کے حکم کو کالعدم قرار دیتا ہے - قرار پایا کہ ٹریبونل کو انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد کے قاعدہ 9 پر غور نہ کرنے میں جائز نہیں ٹھہرایا گیا جس پر دعوی بنیادی طور پر مبنی تھا - ٹریبونل کا حکم کالعدم قرار دیا گیا - مقدمہ ٹربیونل کو واپس کر دیا گیا۔

اپیل کنندہ، انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے ایک افسر کو 4 سال کی ملازمت مکمل کرنے کے بعد بھی اس بنیاد پر ترقی نہیں دی گئی تھی کہ اس نے زبان کا امتحان پاس نہیں کیا تھا، اس نے ٹریبونل سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے ان کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے حکومت کو ہدایت کی کہ وہ ترقی کے لیے ان کے مقدمے پر غور کرے۔ اس عدالت میں حکومت کی طرف سے دائر اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ حکومت 9 ترقی یافتہ افسران کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرتی ہے، جن میں مدعاعلیہ نمبر 4 سے 6 شامل ہیں، جن کی سنیارٹی ٹریبونل کے حکم کو نافذ کرتے وقت متاثر ہوئی تھی۔ افسران کی نمائندگی پر غور کرنے کے بعد، حکومت نے اپیل کنندہ کو سینئر ٹائم اسکیل کی اجازت دیتے ہوئے حکم جاری کیا اور اسے جواب دہندگان سے بالاتر رکھا۔ جواب دہندگان نمبر 4 سے 6 نے اپیل کنندہ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ترقی کے حکم کو ٹربیونل کے سامنے چیلنج کیا۔ ٹربیونل نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا اور اپیل کنندہ کی ترقی کو کالعدم قرار دے دیا۔ لہذا اپیل کنندہ کی طرف سے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ اس نے ٹربیونل کے سامنے انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد 1954 کے قاعدے 9 پر انحصار کرتے ہوئے جو اس میں شامل مسئلے کے تعین کے لیے اہم مطابقت رکھتا تھا، اس پر بالکل بھی غور نہیں کیا گیا۔ مزید یہ پیش کیا گیا کہ تینوں جواب دہندگان کی جانب سے کوئی تسلی بخش یا قابل اعتماد مواد پیش نہیں کیا گیا تاکہ ٹربیونل کو یہ نتیجہ اخذ کرنے کا حق حاصل ہو کہ سنیارٹی کی فہرست میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے عملے کے عہدے پر کام کیا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ 1. اپیل کنندہ کی شکایت کہ انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد 1954 کا قاعدہ 9 جو اس میں شامل مسئلے کے تعین کے لیے اہم مطابقت رکھتا تھا، ٹربیونل کے ذریعے زیر غور نہیں کیا گیا، اچھی طرح سے قائم اور حقیقی ہے۔ یہ پایا گیا ہے کہ تین جواب دہندگان کے دعوے پر اپیل کنندہ کا مقابلہ بنیادی طور پر انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد کے قاعدہ 9 پر مبنی تھا۔ اس کے باوجود ٹربیونل نے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات کا اشتہار نہیں دیا۔

2. ٹربیونل نے اپیل گزار کی اس دلیل کو خارج کر دیا کہ مدعاعلیہان نے ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ یادداشت کی بنیاد پر عملے کے عہدے پر کام نہیں کیا۔ یادداشت ایک باضابطہ حکم نہیں تھا جس کی حمایت ایک مناسب بیان حلفی کے ذریعے کی گئی تھی بلکہ یہ صرف ایک تحریری ہدایت تھی جو مؤکل نے اپنے وکیل کو دی تھی۔ ٹربیونل کسی ایسی دستاویز پر اپنے نتائج کو تفریح فراہم کرنے اور اس کی بنیاد رکھنے میں بالکل جائز نہیں تھا جو قانونی طور پر جائز نہیں تھا اور نہ ہی مناسب طریقے سے ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، مراسلہ ٹربیونل کے اس نتیجے کی حمایت نہیں کرتا کہ تین متعلقہ جواب دہندگان نے "سینئر" عملے "کے عہدے پر خدمات انجام دیں۔

3. ٹربیونل نے اپنے سامنے اٹھائے گئے سوالات کو مناسب نقطہ نظر سے نہیں دیکھا اور نہ ہی اس نے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی عرضی پر غور کیا۔ لہذا، ٹربیونل کے اعتراض شدہ احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور درخواستوں کو قانون کے مطابق اور موجودہ فیصلے کی روشنی میں جلد از جلد مناسب نمٹارے کے لیے ٹربیونل کو بھیج دیا جاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 4226-27، سال 1996۔

اصل درخواستوں نمبر 823 اور 919، سال 1992 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، حیدر آباد کے 29.6.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

یونین آف انڈیا کے لیے اے ایس نمبیار، مس بینو تمٹا اور پی پر میشورن۔

جواب دہندہ نمبر 4 اور 5 کے لیے ایل ناگیشور راؤ، ایس ادے کمار ساگر، کے آر کمار، سی بالا سبرامنین، جے پی مشرا، وائی پر بھاکر راؤ

عدالت کا فیصلہ ایم کے مکھرجی جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔ فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

ان دونوں اپیلوں کی سماعت ایک ساتھ کی گئی ہے کیونکہ یہ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، حیدر آباد (مختصر طور پر ٹریبونل) کے ذریعے دو اصل درخواستوں (او اے نمبر 823، سال 1992 اور 919، سال 1992) کو نمٹانے کے مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان اپیلوں کو نمٹانے کے لیے متعلقہ حقائق درج ذیل ہیں:

یہاں اپیل کنندہ شری این آر واسن کو سول سروس امتحان 1979 کی بنیاد پر 20 ستمبر 1980 کو انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) میں مقرر کیا گیا تھا اور انہیں آندھرا پردیش کیڈر کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ 19 ستمبر 1984 کو 4 سال کی خدمت مکمل کرنے کے باوجود انہیں اس بنیاد پر سینئر پیمانے پر ترقی نہیں دی گئی کہ انہوں نے زبان کا امتحان پاس نہیں کیا تھا۔ اپنی تاخیر سے ہونے والی ترقی سے نالاں ہو کر اس نے اپنی شکایات کے ازالے کے لیے او اے نمبر 414، سال 1987 کے ذریعے ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی۔ ٹریبونل نے 13 جنوری 1988 کے اپنے حکم کے ذریعے ان کی درخواست کی اجازت دی تھی جس میں حکومت ہند کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ زبان کے امتحان میں پاس ہونے پر اصرار کیے بغیر قواعد میں طے شدہ شرائط کے تابع جونیئر پیمانے میں 4 سال کی خدمت مکمل کرنے پر انہیں سینئر پیمانے پر ترقی کے لیے غور کرے۔ ٹریبونل کے مذکورہ حکم کو تسلیم کرتے ہوئے ریاست آندھرا پردیش نے اس عدالت میں خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی جسے 18 فروری 1991 کو خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد حکومت ہند نے ٹریبونل کی ہدایت کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نافذ کرنے کا فیصلہ کیا لیکن چونکہ اس کے نفاذ سے نو ترقی یافتہ افسران بشمول جواب دہندگان نمبر 4، 5 اور 6 (مختصر طور پر آر 4، آر 5 اور آر 6) کی سنیارٹی متاثر ہوتی تھی، اس میں ان کی فراہمی کا سال 1979 سے 1980 میں تبدیل کیا جانا تھا، انہیں درجہ بندی فہرست کی مجوزہ ترمیم کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کو کہا گیا۔ ان افسران کی طرف سے پیش کردہ نمائندگی پر غور کرنے کے بعد حکومت ہند نے انڈین پولیس سروس (ریگولیشن آف سنیارٹی) قواعد، 1954 کے قاعدہ 4 کے مطابق 18 جون 1992 کو ایک حکم جاری کیا جس کے تحت اس نے 20 ستمبر 1984 سے اپیل کنندہ کو سینئر وقتی پیمانے کی اجازت دی اور آندھرا پردیش کے آئی پی ایس افسر کی درجہ بندی فہرست میں ترمیم کی تاکہ اسے ان تین جواب دہندگان سے اوپر رکھا جا سکے۔

مذکورہ حکم R4 اور R5 پر زور دیتے ہوئے ایک مشترکہ درخواست (او اے نمبر 823، سال 1992) دائر کی گئی اور آر 6 نے ٹریبونل کے سامنے ایک علیحدہ درخواست (او اے نمبر 919، سال 1992) دائر کی۔ اپنی درخواستوں میں انہوں نے دعوی کیا کہ ان سب کو انڈین پولیس سروس (پروموشن ریگولیشن، 1955 کے ذریعے تقرری) کے مطابق تیار کی گئی منتخب فہرست، سال 1983 میں شامل کیا گیا تھا اور اس طرح کی شمولیت کے بعد انہیں آئی پی ایس افسران کے سینئر ٹائم اسکیل میں کام کرنے کے لیے ترقی دی گئی تھی جو بالترتیب 23 فروری 1984، 29 فروری 1984 اور 6 مارچ 1984 سے اکتوبر 1984 کے مہینے میں آئی پی ایس افسران کے عہدے پر کافی خالی آسامیوں میں مقرر کیے جانے تک نافذ رہے، جس کے نتیجے میں، انہوں نے انڈین پولیس سروس (ریگولیشن آف سنیارٹی) قواعد، 1954 کے قاعدہ 3(3)(b) کے پیش نظر، (جیسا کہ آئی پی ایس افسران کے سینئر ٹائم اسکیل میں مقرر کیا گیا تھا) یہ متعلقہ وقت پر تھا) ان کی سنیارٹی کا حساب ان تاریخوں کے حوالے سے لگایا جانا تھا جن سے انہوں نے سینئر عہدوں پر کام کیا تھا نہ کہ آئی پی ایس افسران کی بنیادی آسامیوں میں ان کے اصل انضمام کی تاریخوں کے حوالے سے۔ جب اس طرح شمار کیا جائے تو، ان کی فراہمی کا سال 1979 ہوگا جیسا کہ اصل میں تفویض کیا گیا تھا، اور اس لیے درجہ بندی فہرست 20 ستمبر 1984 سے سینئر عہدے پر اپیل کنندہ کی تقرری کے باوجود ترمیم کی ضمانت نہیں دیتی تھی۔

درخواستوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، اپیل کنندہ نے پیش کیا کہ انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد، 1954 کے قاعدہ 9 کے تحت کسی ریاست میں عملے کے عہدے کو کوئی ایسا شخص پر کر سکتا ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جو عملے کا افسر نہ ہو، صرف اس صورت میں جب ریاستی حکومت یا اس کا نمائندہ مطمئن ہو کہ خالی جگہ کے تین ماہ سے زیادہ رہنے کا امکان نہیں ہے یا خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے کوئی مناسب عملہ افسر دستیاب نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق متعلقہ حکام اس بات پر اطمینان حاصل نہیں کر سکتے تھے کہ خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے کوئی مناسب عملہ افسر دستیاب نہیں تھا کیونکہ وہ (اپیل کنندہ) دستیاب تھا اور یہ کہ حکام کا معاملہ نہیں تھا کہ وہ مناسب نہیں تھا۔ اپیل کنندہ کی اگلی دلیل تھی کہ اگرچہ مذکورہ بالا جواب دہندگان کی ابتدائی باضابطہ ترقی کو قانونی اور درست سمجھا گیا تھا لیکن اس کا تین ماہ کی مدت سے آگے جاری رہنا اس کے ذیلی قاعدہ (2) کی عدم تعمیل کی وجہ سے غیر قانونی تھا، جس کے تحت ریاستی حکومت کو اس طرح کی توسیع کی اطلاع مرکزی حکومت کو دینی پڑتی ہے۔ اپیل کنندہ نے یہ دعویٰ بھی مسترد کر دیا کہ اسے مدعاعلیہان کے اس مؤقف کا علم تھا کہ ان کی عبوری ترقی کی تقرری عملے کی عہدے پر ہوئی تھی۔ درخواستوں میں یونین آف انڈیا، مدعاعلیہ نمبر 1 (R1) کا موقف، تاہم، اس نکتے پر مخصوص تھا کیونکہ اس نے زور دے کر کہا کہ 18 جون 1992 کے متنازعہ حکم کے ذریعے اندرونی سنیارٹی طے کرنے میں، آئی پی ایس کے عہدوں میں بنیادی خالی آسامیوں میں تین مدعاعلیہان کی تقرریوں کی تاریخوں کو صرف اس لیے مدنظر رکھا گیا کیونکہ منتخب فہرست میں شامل ہونے کے بعد ان کی تقرری عملے کے عہدوں میں نہیں تھی۔

متنازعہ فیصلے کے ذریعے ٹریبونل نے تینوں جواب دہندگان کی درخواستوں کی اجازت دی اور R1 کے جاری کردہ 18 جون 1992 کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ ایسا کرتے ہوئے، ٹریبونل نے انڈین پولیس سروس (ریگولیشن آف سنیارٹی) قاعدہ، 1954 (جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر تھا) کے قاعدہ 3 (3) (b) پر پختہ انحصار کیا، جو فراہمی کے سال کی تفویض کا طریقہ فراہم کرتا ہے، اور درج ذیل نتائج کو درج کیا:

> "یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1987 میں ترمیم سے پہلے آئی پی ایس میں ترقی یافتہ کی اصل تقرری کا سال فراہمی کے سال کے تعین کے لیے متعلقہ نہیں تھا، اگر ایسا ترقی یافتہ پولیس افسر آئی پی ایس میں تقرری کی تاریخ سے پہلے مسلسل عہدے پر تھا۔ اعتراض شدہ حکم نامے میں انکشاف کیا گیا ہے کہ درخواست دہندگان کی فراہمی کے سال کا تعین کرنے کے لیے آئی پی ایس میں درخواست دہندہ کی اصل تقرری کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاریخ کو مدنظر رکھا گیا تھا، حالانکہ وہ آئی پی ایس میں اپنی تقرری سے قبل سینئر عہدوں پر مسلسل فرائض انجام دے رہے تھے۔

تاہم، جوابی بیان میں (R1) نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ درخواست گزاروں کی تقرری کی تاریخوں کو مدنظر رکھا گیا کیونکہ ان کی عبوری تقرری عملے کے عہدوں پر نہیں ہوئی تھی۔ R1 کی طرف سے یہ مفروضہ کہ درخواست دہندگان نے سابق عملے کے سینئر عہدوں پر خدمات انجام دیں، عام انتظامیہ میں آندھرا پردیش ریاستی حکومت کے سکریٹری کے 26.6.1993 کے یادداشت کے پیش نظر درست نہیں ہے۔ لہذا، ان او اے ایس کو نمٹانے کے لیے اس بات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا منتخب فہرست میں شامل کرنے کی تاریخ یا وہ تاریخ جس سے سینئر سابق عملے کے عہدوں پر عہدہ سنبھالنے والے ترقی یافتہ کو بعد میں 1987 میں قاعدہ-3 میں ترمیم سے قبل فراہمی کے سال کا تعین کرنے کے لیے نہیں لیا جا سکتا۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ 29.2.1984 اور 20.3.1984 وہ تاریخیں جن سے ان دونوں درخواست دہندگان نے اپنی تقرری کی تاریخ تک بالترتیب سینئر عہدوں پر ملازمت انجام دیں، فراہمی کا سال تفویض کرنے کے لیے غور میں رکھنا ہوگا اور اس بنیاد پر 1979 اصل میں تفویض کیا گیا تھا اور اس لیے یہ ترمیم کی ضمانت نہیں دیتا حالانکہ R-4، سری واسن 20.9.1984 سے سینئر عہدے کے مسلسل عہدے پر تھے۔

(زیر تاکید)

مذکورہ بالا نتیجے کو خارج کرتے ہوئے، اپیل کنندہ، جس نے خود اپنے مقدمے دلیل دی تھی، نے عرض کیا کہ جس دلیل کو اس نے ٹریبونل کے سامنے انڈین پولیس سروس (کیڈر) قواعد، 1954 کے قاعدہ 9 پر انحصار کرتے ہوئے اٹھایا تھا، جو اس کے مطابق، اس میں شامل مسائل کے تعین کے لیے اہم مطابقت رکھتا تھا، اس پر اس نے بالکل بھی غور نہیں کیا۔ اس کے علاوہ، انہوں نے زور دے کر کہا کہ تینوں مدعا علیہان کی جانب سے کوئی تسلی بخش یا قابل اعتماد مواد پیش نہیں کیا گیا تھا تاکہ ٹریبونل کو یہ نتیجہ اخذ کرنے کا حق حاصل ہو- جیسا کہ اس نے کیا تھا- کہ منتخب فہرست میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے عملے کے عہدوں پر کام کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جہاں تک اپیل کنندہ کی پہلی شکایت کا تعلق ہے، یہ ضرور کہا جانا چاہیے کہ یہ اچھی طرح سے مبنی اور حقیقی ہے۔ٹریبونل کے سامنے دائر کیے گئے جوابی حلف ناموں پر غور کرنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تین درخواست دہندگان-جواب دہندگان کے دعوے پر ان کا مقابلہ بنیادی طور پر انڈین پولیس سروس (کیڈر) قاعدہ، 1954 کے قاعدہ 9 پر مبنی تھا۔اس کے باوجود، حیرت انگیز طور پر، تاہم، ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات کا اشتہار بھی نہیں دیا، بہت کم اس پر پورا اترتا ہے۔

جہاں تک اپیل کنندہ کی دوسری دلیل کا تعلق ہے کہ ان تینوں مدعاعلیہان نے منتخب فہرست میں شامل ہونے کے بعد عملے کے عہدے پر کام نہیں کیا- جس کی مدعاعلیہان نمبر 1 نے بھی حمایت کی تھی- یہ پہلے ہی محسوس کیا جا چکا ہے (پہلے حوالہ شدہ اقتباس میں) کہ ٹریبونل نے صرف 26 جون 1993 کو آندھرا پردیش ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ یادازت پر انحصار کرتے ہوئے اس کی تردید کی۔جہاں تک ریکارڈ کے مشاہدے کا تعلق ہے، ہمیں ایسا کوئی یاداشت نہیں ملا، ہم نے تین درخواست دہندگان-جواب دہندگان کے وکیل سے اس کے اجرا/وجود کے بارے میں پوچھ گچھ کی۔فاضل وکیل نے ہمیں اس کی ایک نقل سونپا اور اس پر غور کرنے پر، ہمیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ یہ صرف ایک مراسلہ تھا جو خصوصی وکیل کو مخاطب کیا گیا تھا جو ریاست آندھرا پردیش کی طرف سے ٹریبونل کے سامنے پیش ہوا تھا۔دوسرے لفظوں میں، یہ کوئی باضابطہ حکم نہیں تھا جو ریاست آندھرا پردیش کی طرف سے جاری کیا گیا تھا اور ٹریبونل کے سامنے مناسب بیان حلفی کے ذریعے دائر کیا گیا تھا، بلکہ یہ صرف ایک مؤکل کی طرف سے اپنے وکیل کو دی گئی تحریری ہدایات تھیں۔اس لیے ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ٹریبونل اپنے فیصلے کی بنیاد پر اس کی تفریح کرنے میں بالکل بھی جائز نہیں تھا۔اس کے علاوہ، مراسلہ، جس قدر قابل قدر ہے، ٹریبونل کے اس نتیجے کی حمایت نہیں کرتا ہے کہ تین متعلقہ جواب دہندگان نے اس کے لیے "سینئر" عملے "کے عہدے پر کام کیا ہے، صرف یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے "سینئر" کے عہدے پر کام کیا ہے۔

مذکورہ بحث کے لیے ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ ٹریبونل نے اپنے سامنے اٹھائے گئے سوالات کو مناسب نقطہ نظر سے نہیں دیکھا اور نہ ہی اس نے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی عرضی پر غور کیا اور اس کے برعکس اس کے نتائج کو کسی ایسی دستاویز پر مبنی کیا جو قانونی طور پر قابل قبول نہیں تھا اور نہ ہی مناسب طریقے سے ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔لہذا ہم اعتراض شدہ احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور درخواستوں کو قانون کے مطابق اور اس سے پہلے کیے گئے مشاہدات کی روشنی میں مناسب نمٹارے کے لیے ٹریبونل کو ریمانڈ کرتے ہیں۔ چونکہ، ہمیں بتایا گیا ہے، تین متعلقہ جواب دہندگان سبکدوشی کے دہانے پر ہیں، ہم نے ٹریبونل کو جواب دیا کہ وہ درخواستوں کو جلد از جلد نمٹائیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document